

معاشرے میں پائی جانے والی ایک نہایت ہی عجیب و غریب عادت، بُرائی یا بری سوچ
کو دور کرنے کے لیے لکھی گئی مختصر اور اصلاحی تحریر

ذلت والی نوکری عزت والے نوکر



مؤلف

ابوفراز محمد اعجاز عطاری المدنی عفی عنہ

مکتبہ فیضانِ علمیہ
باب المدینہ کراچی

معاشرے میں پائی جانے والی ایک بُرائی یا بُری سوچ کے حامل افراد کو جھنجھوڑنے اور اُن
کی اصلاح کا سامان پیدا کرنے والی مختصر و اصلاحی تحریر

ذلت والی نوکری عزت والے نوکر

مؤلف

ابو فراز محمد اعجاز عطاری المدنی عفی عنہ

ناشر

مکتبہ فیضانِ علمیہ باب المدینہ کراچی

پیش لفظ

انٹرنیٹ بھی ایک سمندر کی طرح ہے، جس طرح سمندر میں فقط مچھلیاں نہیں ہوتیں بلکہ ہر طرح کے جانور موجود ہوتے ہیں ویسے ہی انٹرنیٹ پر بھی اچھی بُری ہر چیز موجود ہے۔ اچھے ذہن کے لوگ اچھائی ڈھونڈ لیتے ہیں اور بُرے ذہن کے لوگ بُرائی۔

مجھے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی دنیا سے وابستہ ہوئے تقریباً چودہ سال کا عرصہ ہونے کو ہے، اب بھی میری یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس معلوماتی دنیا سے جتنا ہو سکے فائدہ اٹھاؤں بلکہ اسے دیگر دوستوں کو بھی پیش کروں تاکہ اُن کے علم میں بھی اضافہ ہو۔ انٹرنیٹ پر کئی لوگ مختلف ویڈیوز آپ لوڈ کرتے رہتے ہیں، ایک رپورٹ کے مطابق اب تک نیٹ پر اتنی ویڈیوز آپ لوڈ ہو چکی ہیں کہ اگر فقط ایک آدمی ہر ویڈیو کو صرف ایک ہی دفعہ دیکھے تو اُسے نیٹ پر موجود تمام ویڈیوز دیکھنے کے لیے لاکھوں سال درکار ہوں گے۔

مجھے بھی نیٹ پر ہزاروں ویڈیوز دیکھنے کا موقع ملا جن سے میں نے بہت کچھ سیکھا، بلکہ اب بھی سیکھنے کا سلسلہ جاری ہے۔ ایک دفعہ انگریزی زبان میں ایک ایسی ویڈیو نظر سے گزری جس میں ایک شخص چند لوگوں کا نوکری یا ملازمت کے حوالے سے ایک فرضی انٹرویو لے رہا تھا۔ جب میں نے پوری ویڈیو کو دیکھا تو بہت ہی سبق آموز پایا، اس ویڈیو میں دراصل ایک معاشرتی بُرائی کی بڑے احسن انداز میں نشاندہی کی گئی تھی۔ چنانچہ اُسے تحریری صورت میں پیش کرنے کا ذہن بنا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ کام اب پایہ تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ہر خاص و عام کے لیے مفید بنائے۔ آمین

ابو فراز محمد اعجاز عطاری المدنی عفی عنہ

تاریخ: ۱۱ ذیقعدہ ۱۴۳۵ ہجری 03122711788

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ذاتی کاروبار، ملازمت یا نوکری:

پوری دنیا میں عمومی طور پر لوگوں کا ذریعہ معاش دو ۲ طرح کا ہوتا ہے۔ بعض لوگ اپنا ذاتی کام یا کوئی کاروبار وغیرہ کرتے ہیں جسے عرف عام میں ”بزنس“ بھی کہا جاتا ہے۔ بعض لوگ کسی فرد کے پاس یا کسی کمپنی، ادارے وغیرہ میں ملازمت یا نوکری کرتے ہیں جسے عرف عام میں ”جاب“ بھی کہا جاتا ہے۔

ذاتی کاروبار کو ترجیح دینے کی وجوہات:

بعض لوگ اپنے ذاتی کام یا کاروبار کو ترجیح دیتے ہیں، جس کی چند وجوہات ہیں:

(1)..... کاروبار میں برکت ہے، اس میں آمدنی محدود نہیں رہتی بلکہ روز بروز بڑھتی ہی رہتی ہے۔

(2)..... کاروبار میں وقت اور جگہ وغیرہ کی بھی کوئی خاص ضرورت نہیں ہوتی بلکہ موقع محل کو دیکھتے ہوئے کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ کاروبار شروع کیا جاسکتا ہے۔

(3)..... کاروبار میں آپ کسی کے ماتحت نہیں ہوتے، آپ اپنی سوچ سے کام کرتے ہیں، کسی کے حکم کے پابند نہیں ہوتے بلکہ خود مختار اور اپنے کام میں آزاد ہوتے ہیں۔

(4)..... کاروبار میں آپ کو وہ خوف اور خطرات لاحق نہیں ہوتے جو نوکری کرنے والوں کو ہوتے ہیں کہ نوکری سے نکال دیا جاؤں گا وغیرہ وغیرہ۔

(5)..... کاروبار میں منافع آپ کی اپنی سوچ صلاحیت اور محنت پر منحصر ہوتا ہے۔

(6)..... کاروبار میں منافع کی زیادتی کے سبب اپنی ضروریات و خواہشات کو ہر

طرح سے پورا کیا جاسکتا ہے۔

(7)..... اگر اخراجات بڑھ جائیں تو ذاتی کاروبار سے انہیں پورا کیا جاسکتا ہے۔

(8)..... کاروباری شخص کی سوچ بہت وسیع ہوتی ہے، جبکہ ملازمت یا نوکری کرنے

والے محدود سوچ کے مالک ہوتے ہیں۔

(9)..... ہمارے معاشرے میں ملازمت یا نوکری کرنے والے کے مقابلے میں

ذاتی کاروبار کرنے والے کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

ملازمت یا نوکری کو ترجیح دینے کی وجوہات:

بعض لوگ ملازمت یا نوکری کو ترجیح دیتے ہیں اس کی بھی چند وجوہات ہیں:

(1)..... ذاتی کاروبار کے لیے خاطر خواہ سرمایے کی ضرورت ہے لیکن ملازمت یا

نوکری کے لیے کسی سرمایے کی ضرورت نہیں ہے۔

(2)..... ذاتی کاروبار میں نفع و نقصان دونوں پہلو ہوتے ہیں جبکہ ملازمت یا

نوکری میں فقط ایک ہی پہلو یعنی نفع ہی نفع ہے، نقصان کا اندیشہ نہیں۔

(3)..... ذاتی کاروبار میں ہر چیز کے حساب کتاب کے اعتبار سے بہت جھنجھٹ

ہیں لیکن ملازمت یا نوکری میں اس کے مقابلے میں بہت کم۔

(4)..... ذاتی کاروبار کے لیے بسا اوقات بہت زیادہ وقت دینا پڑتا ہے جس کی

وجہ سے گھر والوں کی ذمہ داری، والدین کی خدمت، اولاد کی تعلیم و تربیت میں بہت

خرج واقع ہوتا ہے۔

(5)..... ملازمت یا نوکری میں لگی بندھی تنخواہ ہوتی ہے جو بہر صورت ملتی ہے، جبکہ

کاروبار میں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔

(6)..... اگر شہر یا علاقے کے حالات خراب ہوں تو کاروبار نہیں کیا جاسکتا جس

سے آخر اجات اوپر نیچے ہو جاتے ہیں جبکہ ملازمت یا نوکری میں ایسا نہیں ہوتا۔

یہ عمومی سروے کی رپورٹ ہے:

کاروبار یا ملازمت و نوکری کو ترجیح دینے کی جو وجوہات اوپر بیان کی گئی ہیں یقیناً ان تمام وجوہات سے آپ کا اور میرا متفق ہونا ضروری نہیں، ان میں سے ہو سکتا ہے کئی ایسی وجوہات بھی ہوں جن سے آپ کو بالکل اتفاق نہ ہو، لیکن یہ وجوہات ایک عام سروے میں سامنے آئی ہیں اور متوسط طبقے کے اعتبار سے ذکر کی گئی ہیں۔ یعنی تقریباً یہی کچھ وجوہات ہوتی ہیں جن کی وجہ سے کاروبار، ملازمت یا نوکری کو ترجیح دی جاتی ہے۔

کاروبار کو ترجیح دینے کی بڑی وجہ:

لیکن کلی طور پر اگر دیکھا جائے تو اکثریت اپنی ذاتی کام یا کاروبار کو ہی ترجیح دیتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی اور بنیادی وجہ آزادی ہے کہ بندہ کاروبار میں ہر طرح سے آزاد ہوتا ہے، کسی کے ماتحت رہ کر کام نہیں کرتا جبکہ ملازمت میں ایسا نہیں ہوتا۔ دوسری وجہ ملازمت یا نوکری والی تکالیف و مشقتوں کا نہ ہونا یا بہت کم ہونا ہے خصوصاً نوکری سے نکالے جانے کا ڈر تو ہر ملازم کو کھائے جاتا ہے۔ پہلے سرکاری اداروں کی نوکری کو مستقل نوکری سمجھا جاتا تھا لیکن اب تو ان کا حال بھی بہت برا ہے۔ بہر حال آج میرے اس رسالے کا موضوع ”ذاتی کاروبار“ نہیں بلکہ ”ملازمت یا نوکری“ ہے۔

کاروبار اور ملازمت لازم و ملزوم ہیں:

واضح رہے کہ ذاتی کاروبار اور ملازمت ایک طرح سے لازم و ملزوم بھی ہیں۔ کاروبار چھوٹا ہو تو بعض دفعہ اس کے لیے بھی کسی ملازم یا نوکر کو رکھنا پڑتا ہے اور جو لوگ

وسیع پیمانے پر ذاتی کاروبار کرتے ہیں انہیں تو بسا اوقات سینکڑوں ملازمین کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اسی طرح بڑی بڑی کمپنیاں اگرچہ کسی کا ذاتی کاروبار ہی ہوتی ہیں مگر ان میں ہزاروں ملازمین یا نوکر کام کرتے ہیں۔ اگر دنیا سے ملازمت یا نوکری کا کلچر ختم کر دیا جائے یا ہر شخص اپنا ذاتی کاروبار کرنے کا ذہن بنا لے تو دنیا جہاں کے تمام کاروبار خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس طرح کوئی شخص کسی کے ماتحت رہ کر کام کرنا پسند نہیں کرے گا اور یوں کاروبار آہستہ آہستہ بند ہونا شروع ہو جائیں گے۔

دنیا کی سب سے بڑی تلاش:

یقیناً دنیا میں مالداروں کی کمی ہے، اس لیے ذاتی کاروبار بھی بہت کم ہوتے ہیں، جبکہ اس کے مقابلے میں نوکری یا ملازمت کی تلاش کہیں زیادہ ہے۔ اسکول کالج، یونیورسٹی وغیرہ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد طلبہ کا ایک اکثریت ہے جو نوکری کی تلاش میں سرگرداں پھرتی ہے۔ جو نوکری کر رہا ہے وہ اُس سے اچھی نوکری کی تلاش میں ہے۔

نوکریوں والے ادارے:

اب تو نوکریوں یا ملازمتوں کے حوالے سے کئی ادارے بھی بن چکے ہیں۔ مثلاً: بعض ادارے ایسے ہیں جو آپ کو گھر بیٹھے ملازمت کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ بعض ادارے ایسے ہیں جو آپ کو ملازمت کے حصول کے گرسکھاتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو ملازمت کے حوالے سے انٹرویوز وغیرہ کی تیاری میں معاونت کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

نوکری کے حصول میں قابل توجہ باتیں:

- (1)..... اولاً سرکاری نوکری کا حصول۔
- (2)..... سرکاری نہ ہو تو لمبے عرصے تک چلنے والی نوکری۔

- (3)..... ایسی نوکری ہو جو میڈیکل کی سہولیات بھی دے۔
- (4)..... ایسی نوکری ہو جس میں مستقبل کا بھی کوئی فائدہ یعنی پنشن وغیرہ ہو۔
- (5)..... ایسی نوکری ہو جو رہائش وغیرہ کی سہولیات بھی دے۔
- (6)..... ایسی نوکری ہو جو پرسکون ہو، زیادہ پھٹیک والی نہ ہو۔
- (7)..... ایسی نوکری ہو جو گھر کے قریب ہو یا زیادہ دُور نہ ہو۔
- (8)..... ایسی نوکری ہو جس میں ترقی کے مواقع موجود ہوں۔
- (9)..... ایسی نوکری ہو جو ذاتی سہولیات بھی فراہم کرے۔
- (10)..... ایسی نوکری ہو جو بیوی بچوں کے حوالے سے مراعات دے۔
- (11)..... ایسی نوکری ہو جس میں اپنے بعد بچوں کو بھی لگوا سکیں۔
- (12)..... ایسی نوکری جس میں سالانہ انکریمنٹ اور بونس وغیرہ بھی ہو۔
- (13)..... ایسی نوکری ہو جس میں سفری سہولیات بھی ہوں۔
- (14)..... ایسی نوکری ہو جس میں تکلیف کم سے کم ہو۔
- (15)..... ایسی نوکری ہو جس میں وقت کم اور سیلری زیادہ ہو۔

کاروبار، نوکری اور ملازمت میں سیلری کی اہمیت:

دنیا کی کوئی بھی نوکری ہو اس میں سیلری یعنی تنخواہ کی بڑی اہمیت ہے، نوکری کی تفصیل سننے یا دیکھنے کے بعد اُسے اختیار کرنے کے معاملے میں اکثر سیلری یا تنخواہ پر نظر رکھی جاتی ہے۔ نوکری میں چاہے جتنی بھی تکالیف ہوں، اگر سیلری یا تنخواہ مناسب ہو تو اُس کو اختیار کرنے کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ بسا اوقات نوکری یا ملازمت میں اتنی کم تنخواہ ہوتی ہے کہ بندہ چند ہزار روپوں سے اپنا ذاتی کاروبار کرنے کا ہی فیصلہ کر لیتا ہے اور ایسا

بھی ہوتا ہے کہ کسی کو اتنی اچھی تنخواہ کی آفر ہو اور وہ اپنا ذاتی کاروبار ترک کر کے اُس نوکری یا ملازمت کو ہی اختیار کر لے۔

نوکری کی دو کیفیات۔۔۔:

نوکری یا ملازمت میں عموماً دو ۲ میں سے ایک کیفیت ضرور پائی جاتی ہے۔ جس نوکری یا ملازمت میں اچھی سہولیات ہوں، وقت بھی مناسب ہو، سیلری بھی اچھی ہو عموماً لوگ اُس نوکری کے بارے میں کہتے ہیں کہ فلاں کی بڑی عزت والی نوکری ہے، اور جس نوکری میں وقت بہت زیادہ ہو مگر تنخواہ اس کے مطابق نہ ہو تو اس کے بارے میں بھی لوگ کہتے ہیں کہ فلاں کی بڑی ذلت والی نوکری ہے، یا فلاں شخص مجبوری میں نوکری کر رہا ہے ورنہ اس نوکری میں عزت کہاں ہے؟ وغیرہ وغیرہ

دنیا کی سب سے ذلت والی نوکری:

آئیے! اب میں آپ کو ایک ایسی نوکری کا تعارف کروا تا ہوں جس کی شرائط پڑھ کر ہر شخص یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ”یہ تو بڑی ذلت والی نوکری ہے۔“

ذلت والی نوکری کی شرائط:

دنیا کی اس سب سے ذلت والی نوکری کی کم و بیش 45 شرائط ہیں، تمام شرائط کو غور سے اور خوب سوچ سمجھ کر پڑھیے، بلکہ اس ذہن سے پڑھیے کہ گویا آپ کو ایک نوکری کی تلاش ہے، آپ نے ایک ادارے یا کمپنی میں اپنی سی وی CV جمع کروائی اور بالآخر اُس ادارے نے آپ کو نوکری کے لیے بلوایا، آپ سے ایک انٹرویو لیا اور آپ ان کے معیار پر پورے اترے ہیں اور وہ اس بات پر راضی ہے کہ آپ کو نوکری دے دے۔ پہلے اُس نے نوکری کی شرائط آپ کے سامنے رکھی ہیں، جنہیں آپ پڑھ رہے ہیں اور

پھر سب سے آخر میں سیلری یعنی تنخواہ کے بارے میں بات کی جائے گی۔

کام کے حوالے سے شرائط:

- (1)..... آپ کی نوکری میں کوئی بھی ایک کام مخصوص نہیں ہے۔
- (2)..... آپ کو ہر کام کے لیے تیار رہنا ہوگا۔
- (3)..... اس بات کو ذہن نشین کر لیجئے کہ ہر کام میں ذلت کا سامنا ہو سکتا ہے۔
- (4)..... آپ کو کسی بھی کام کے لیے حکم دیا جاسکتا ہے اس کی کوئی قید نہیں۔
- (5)..... کام ایک شخص نہیں دے گا بلکہ مختلف افراد کام دے سکتے ہیں۔
- (6)..... کام دینے والے ایک ہی وقت میں ایک کام دینے کے پابند نہیں ہیں بلکہ وہ آپ کو ایک ہی وقت میں ایک سے زائد کام بھی دے سکتے ہیں، بلکہ اسے سو فیصد یقینی بات سمجھئے کہ آپ کو واقعی ایک ہی وقت میں ایک سے زائد کام ہی دیے جائیں گے۔
- (7)..... کام کے سلسلے میں آپ کسی کو بھی منع نہیں کر سکتے کہ میں تمہارا کام نہیں کروں گا، یا میں پہلے فلاں کا کام کر لوں۔ وغیرہ وغیرہ
- (8)..... آپ کو کام دینے والے ہر شخص کی حیثیت باس Boss یا مینجر کی سی ہے، اور آپ کی حیثیت اُس کے سامنے ایک نوکر کی سی ہے جسے اپنے باس یا مینجر کا حکم ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔
- (9)..... کام دینے والوں میں سے اگر کسی کا کام پورا نہ ہوا تو وہ آپ کو مکمل طور پر ذلیل و رسوا کرنے کا حق رکھتا ہے۔
- (10)..... بلکہ بسا اوقات تو کام پورا ہونے کی صورت میں، یادوران کام یا کام کے شروع میں بھی ذلت و رسوائی کا سامنا ہو سکتا ہے۔

(11)..... کام پورا نہ ہونے کی صورت میں آپ ذلت و رسوائی کے حق دار ہوں گے لیکن کام پورا ہو جانے کی صورت میں آپ کو ری ایکٹ کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ بہر صورت آپ کو اپنی بے عزتی برداشت کرنا ہوگی۔

(12)..... کام دینے والوں میں ایسے افراد بھی ہو سکتے ہیں جو کام دینے کے ماہر ہوں اور ایسے افراد بھی ہو سکتے ہیں جن کو سرے سے کام کی سوجھ بوجھ ہی نہیں۔

(13)..... جس کمپنی میں آپ کی نوکری یا ملازمت لگ رہی ہے اس میں ہر طرح کے لوگ ہیں، جھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر شخص آپ پر حکم چلا سکتا ہے اور آپ کو منع کرنے کی اجازت بھی نہیں ہے۔

(14)..... آپ یوں سمجھ لیجئے کہ ایک ہی وقت میں آپ کے کئی باس یا منیجر ہیں جن کے حکم کے آپ پابند ہیں، اُن کا حکم ماننا ہر حال میں ضروری ہے۔

(15)..... کام دینے والے اس بات کے پابند نہیں ہیں کہ وہ آپ کو اسی وقت کام دیں جب آپ جاگ رہے ہوں بلکہ وہ آپ کو گہری نیند سے اٹھا کر بھی کام دے سکتے ہیں اور آپ اُن کو منع کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔

(16)..... کام دینے والے آپ کو فقط کمپنی میں کام دینے کے پابند نہیں ہیں بلکہ اگر وہ باہر کہیں آؤٹنگ پر جاتے ہیں تو وہاں بھی کام دے سکتے ہیں اور وہاں بھی آپ اُن کے کام کرنے کے پابند ہوں گے، منع نہیں کر سکتے۔

ڈیوٹی کے وقت کے حوالے سے شرائط:

(1)..... آپ کی ڈیوٹی کا وقت چوبیس 24 گھنٹے ہے۔

(2)..... اس میں کمپنی قوانین کے مطابق آپ کو ایک منٹ کی بھی چھٹی نہیں ہے۔

- (3)..... پورے ہفتے بلکہ پورے مہینے کام کرنا ہوگا، ایک بھی چھٹی نہ ہوگی۔
- (4)..... جب تک آپ کمپنی سے وابستہ ہیں کوئی چھٹی نہیں ملے گی۔
- (5)..... کمپنی کی طرف سے کوئی سرکاری چھٹی بھی نہیں ہے۔
- (6)..... بلکہ سرکاری چھٹیوں میں ہو سکتا ہے آپ کو کام زیادہ کرنا پڑے۔
- (7)..... کمپنی میں کام کرنے والوں کی ہفتے میں کم از کم ایک چھٹی ہوگی، اس چھٹی میں آپ کا کوئی حصہ نہیں ہے، بلکہ اس چھٹی میں آپ کو ڈبل کام کرنا ہوگا۔
- (8)..... کمپنی سے آپ چھٹی کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتے، بلکہ چھٹی کا مطالبہ کرنے کی صورت میں ہو سکتا ہے آپ کو ذلت کا سامنا کرنا پڑے۔
- (9)..... ہو سکتا ہے آپ سوچ رہے ہوں کہ ہفتہ وار یا ماہانہ تو کوئی چھٹی نہیں ہے لیکن شاید سالانہ چھٹیاں ہوں، مگر یہ آپ کی خوش فہمی ہے، سالانہ چھٹی بھی کوئی نہیں ہے۔
- کام کرنے والوں کے حوالے سے شرائط:**

- (1)..... آفس میں کام کرنے والوں کے ساتھ ساتھ آپ کو آفس کا بھی کام کرنا ہوگا، اس کے اندرونی و بیرونی تمام کام کرنے کی ذمہ داری بھی آپ ہی کی ہے۔
- (2)..... آفس کو صاف ستھرا رکھنا بھی آپ ہی کی ذمہ داری ہے۔
- (3)..... آفس میں کام کرنے والے آفس کو خراب اور گندا کرنے کے پابند ہیں، لیکن آپ آفس کو صاف ستھرا رکھنے کے ہی پابند ہیں۔
- (4)..... آفس کے مختلف حصوں کی صفائی ستھرائی بھی آپ ہی کی ذمہ داری ہے، حتیٰ کہ آفس کا واش روم بھی آپ ہی صاف کریں گے۔
- (5)..... آفس کی مینیجمنٹ کی ذمہ داری بھی آپ ہی کی ہے۔

(6)..... آفس کی ہر چیز اپنی اپنی جگہ پر ہونی چاہیے نہیں تو آفس میں کام کرنے والے حضرات آپ کو ذلیل کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں گے۔

(7)..... آفس میں کام کرنے والے کسی بھی فرد کو آپ ڈانٹ ڈپٹ نہیں کر سکتے، بصورت دیگر ان کو ناراض ہونے کا پورا پورا حق ہے اور ناراضگی کی صورت میں آپ کو انہیں منانا بھی ہوگا، البتہ آپ کو ناراض ہونے کی بالکل اجازت نہیں ہے۔

(8)..... آفس کے بعض افراد آپ پر ہاتھ بھی اٹھا سکتے ہیں، بلکہ آپ کو آفس سے باہر بھی نکال سکتے ہیں، یہ تمام تکالیف بھی آپ کو بخوشی برداشت کرنا ہوں گی۔

(9)..... آفس کے تمام کاموں کو کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی بہتری کے لیے مشورے دینا بھی آپ کی ذمہ داری ہے، البتہ آفس میں کام کرنے والے لوگ اس بات کے پابند نہیں کہ وہ آپ کے مشوروں کو تسلیم کریں۔

(10)..... آفس کی رازداری کی ذمہ داری بھی آپ کے کندھوں پر ہے، آفس کے کسی بھی معاملے کو آپ باہر کے کسی فرد سے ذکر نہیں کر سکتے، بلکہ آفس میں آپ کے ساتھ جو بھی معاملات ہوں، باہر آپ کو بہر صورت تعریف ہی کرنا ہوگی۔

کچنی کی طرف سے دی جانے والی سہولیات:

(1)..... کام کرنے کے حوالے سے آپ کو ہر طرح کی سہولت ہے، آپ جیسے چاہیں جس طرح چاہیں کام کر سکتے ہیں لیکن آفس میں کام کرنے والوں کو ناراض کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

(2)..... اپنی ڈیوٹی کے حوالے سے کسی بھی قسم کی تکالیف کو سہنے کی آپ کو ہر طرح کی اجازت ہے، البتہ کبھی کبھی آپ کی حوصلہ افزائی بھی ہو جائے تو خوش ہو سکتے ہیں۔

(3)..... آفس والوں کے کھانا کھانے کی آپ کو اجازت ہے، اُن کا بچا ہوا کھانا بھی آپ کھا سکتے ہیں، بلکہ اُن کا بچا ہوا کھانا تو آپ ہی کو کھانا ہوگا، کیونکہ آفس والے اس بات کے پابند نہیں ہیں کہ وہ بچا ہوا کھانا کھائیں۔ اسی طرح آپ کو اپنے لیے علیحدہ سے کوئی اسپیشل کھانا بنانے یا کھانے کی صورت میں ذلت کا سامنا ہو سکتا ہے۔

سب برداشت کر لیں گے:

کسی بھی کمپنی کی تمام شرائط کو پڑھنے کے بعد بھی ایک خیال ذہن میں ضرور آتا ہے کہ چلو کوئی بات نہیں سب تکلیفیں برداشت کر لیں گے، اگر سیلری یا تنخواہ بہت اچھی ہوئی تو یہ تمام تکلیفیں کیا چیز ہیں؟ چلو زیادہ عرصے تک نہ سہی کچھ عرصے کے لیے ہی یہ ڈیوٹی کر لیں گے۔ لیکن ٹھہریے! فیصلہ کرنے سے پہلے تنخواہ کا ایگریمنٹ ضرور پڑھ لیجئے۔

سیلری یا تنخواہ کا ایگریمنٹ:

- (1)..... آپ کو تنخواہ سالانہ نہیں دی جائے گی۔
- (2)..... عام ملازمین کی طرح آپ کی ماہانہ بھی کوئی تنخواہ مقرر نہیں ہے۔
- (3)..... یورپین ممالک کی طرح ہفتہ وار تنخواہ بھی نہیں دی جائے گی۔
- (4)..... مزدوروں کی طرح روز کی دھاڑی بھی نہیں دی جائے گی۔
- (5)..... کسی قسم کا کوئی سالانہ انکریمنٹ بھی نہیں دیا جائے گا۔
- (6)..... آپ کے لیے سب سے خوشی کی بات یہ ہے کہ اس بہترین ڈیوٹی پر آپ کو ایک روپیہ بھی تنخواہ نہیں دی جائے گی۔
- (7)..... جب تنخواہ ہی نہ دی جائے گی تو اضافے کا لفظ بھی ذہن سے نکال دیں۔

ایک حیرت انگیز انکشاف:

مذکورہ بالا تمام شرائط خصوصاً تنخواہ کا ایگریمنٹ پڑھ کر آپ کے دل و دماغ میں جو طوفان اُٹھ رہے ہیں مجھے اُن کا بخوبی اندازہ ہے، کیونکہ جب پہلی دفعہ میں نے بھی یہ شرائط پڑھی یا سنی تھیں تو میری بھی کیفیت کچھ ایسی ہی تھی، میرے ذہن میں بھی ایسے ہی خدشات پیدا ہوئے تھے کہ یا تو کمپنی والے پاگل ہیں، یا شرائط بنانے والے پاگل، یا اس کمپنی میں نوکری کے لیے درخواست دینے والے پاگل ہیں، اس کمپنی میں رہنے والوں کی شرائط پڑھ کر تو ایسا لگتا ہے کہ وہ تو یقیناً پاگل ہی ہیں۔

فی الفور تو یہی ذہن میں آیا کہ جو بھی اس کمپنی میں نوکری کرنا چاہے جی جان سے کرے لیکن کم از کم میں تو ایک منٹ کے لیے بھی اس کمپنی میں نوکری نہیں کر سکتا۔ لیکن اب میں آپ کے سامنے ایک ایسا انکشاف کرتا ہوں جسے سن کر آپ کے ہوش اڑ جائیں گے، آپ کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں گے، وہ انکشاف یہ ہے کہ مذکورہ تمام شرائط پڑھ کر صرف میں اور آپ ہی ایسے ہیں جو اس کمپنی میں نوکری کرنے کی سوچ سے پاک ہیں۔ لیکن اس کمپنی میں دنیا کے ہزاروں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں لوگ مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ عرصہ دراز سے نوکری کر رہے ہیں۔ جی ہاں! کروڑوں لوگ یہ ذلت والی نوکری کر رہے ہیں۔ مگر جو لوگ یہ ذلت والی نوکری کر رہے ہیں وہ بہت عزت والے نوکر ہیں۔

یہ عزت والے نوکر کون ہیں۔۔۔؟

میں جس کمپنی اور اُس کی شرائط کا ذکر کر رہا ہوں وہ آپ کا اور میرا گھر ہے اور اُس گھر کے عزت والے نوکر ”ماں، بیوی، بیٹی اور بہن“ ہیں، جو یقیناً نوکر نہیں ہیں،

لیکن ہم نے انہیں گھر کا نوکر بنا دیا ہے اور کمپنی میں رہنے والے جن لوگوں کے یہ ناز
 خنجرے اٹھاتے ہیں وہ ”میں“، ”آپ“ اور ”ہم“ ہیں۔ ہم نے اپنی ”ماؤں“ کو ایسا
 نوکر بنا دیا ہے جو مذکورہ بالا تمام شرائط کے ساتھ نوکری کر رہی ہیں اور بعض شرائط کو چھوڑ
 کر ہماری بیویاں، ہماری بیٹیاں اور ہماری بہنیں بھی یہ نوکری کر رہی ہیں۔ پہلی دفعہ آپ
 نے مذکورہ بالا تمام شرائط اس لیے پڑھی تھیں کہ آپ انہیں اپنی ذات کے لیے سمجھ رہے
 تھے۔ لیکن اب میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ جن معزز ہستیوں کا میں نے ذکر کیا، ان کو
 ذہن میں رکھیے اور دوبارہ شرائط کو پڑھیے اور غور کیجئے کہ کیا میری بتائی ہوئی شرائط میں
 سے کوئی ایسی شرط ہے جو ان میں سے کسی میں نہ پائی جاتی ہو؟

✽ گھر میں کام کرنے کے لیے ان کا کوئی مخصوص وقت نہیں ہے۔ چوبیس گھنٹے ہر
 کام کے لیے ہوشیار رہنا پڑتا ہے۔ ✽ ہمارے گھر کا ہر فرد چاہے چھوٹا ہو یا بڑا ان پر حکم
 چلاتا ہے۔ ✽ کھانے میں ہر ایک فرمائشیں انہیں پوری کرنی پڑتی ہیں۔ ✽ دیگر تمام
 کاموں میں بھی ہر ایک کو راضی کرنا ان ہی کی ذمہ داری ہے۔ ✽ ہر شخص ان پر ایسے حکم
 چلاتا ہے جیسے یہ ہمارے تنخواہ دار ملازم ہوں، شاید ملازموں کے ساتھ بھی بہت عزت
 سے پیش آتے ہوں گے لیکن ان کو ذلیل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔
 ✽ کبھی کوئی کام کسی وجہ سے نہ ہو سکا تو ہم اپنی اعلیٰ ظرفی کا ثبوت دیتے ہوئے ان کے
 پورے وجود کو بے عزتی کی دلدل میں دھنسا دیتے ہیں۔ ✽ دن میں اگر بڑوں نے ان
 کا جینا حرام کیا ہوا ہے تو رات کے وقت اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لیے ان کی نیند
 قربان ہو رہی ہے۔ ✽ گھر کو صاف ستھرا رکھنا بلکہ گھر کے جملہ کاموں کی ان کی ذمہ
 داری ہے، لیکن کبھی بامر مجبوری ان سے گھر کا کوئی کام رہ بھی گیا تو کیا یہ ہماری ”اعلیٰ

ظرف مہمان نوازی“ سے مستفید ہونے سے محروم رہیں گی؟ ﴿﴾ ہمارے گھروں میں رہنے والے بعض بے شرم و بے حیا افراد تو بلا وجہ شرعی ان کو گالی گلوچ حتیٰ کہ مار پیٹ کے تحائف سے بھی نواز دیتے ہیں۔ یقیناً ہم میں سے ہر شخص اس بیماری میں سو فیصد مبتلا نہ ہوگا، لیکن کچھ چند فیصد تو ضرور ہوگا، ہر شخص اپنے گریبان میں جھانکے اور غور کرے۔

کیا ہمارے لیے یہ لمحہ فکر یہ نہیں ہے؟ یقیناً ہے اور ضرور ہے، لیکن ہم نے کبھی اس طرف توجہ نہ دی، ہمیں اپنی ذات عزیز ہے، بس ہماری خواہشیں پوری ہو جائیں، ہمارے سپنے پورے ہو جائیں، ہم جب صبح اٹھیں تو ہر چیز ہمارے لیے تیار ہو، ناشتہ ٹائم پر ملنا چاہیے، کپڑے پر پیس ہوں، آفس لے جانے والی تمام چیزیں موجود ہوں، واپسی پر بھی سب کچھ ہماری خواہش کے مطابق ہو، گھر کے سارے کام وقت پر ہو جائیں، گھر ہر وقت صاف ستھرا ہونا چاہیے۔ الغرض ہمارے منہ مبارک سے جو بات نکلے وہ پوری ہونی چاہیے۔

آج تک ہم نے اپنے جذبات کو سامنے رکھا، اپنی خواہشات کو سامنے رکھا۔۔۔
 کبھی اپنی ماں کے جذبات کا سوچا؟ جس کے قدموں میں جنت ہے۔۔۔۔۔
 کبھی بیوی کے جذبات کا سوچا؟ جو ہماری عزت کی محافظ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
 کبھی اُس بہن کے جذبات کا سوچا؟ جو ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتی۔۔۔

ماں، بیوی، بیٹی اور بہن کی مشترکہ صفت:

ان چاروں معزز ہستیوں کے فضائل سے کتب بھری پڑی ہیں، مگر ایک صفت ان چاروں میں مشترک ہے، ماں بیوی بیٹی اور بہن یہ چاروں جنت میں داخلے کا سبب ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

..... ”جنت ماؤں کے قدموں میں ہے۔“ (1)

..... ”تم میں سے بہترین اخلاق والا وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آئے۔“ (2) اور جب بارگاہ رسالت میں عرض کی گئی: ”زیادہ تر لوگ کس شے کے سبب جنت میں داخل ہوں گے؟“ تو ارشاد فرمایا: ”حسن اخلاق کے سبب۔“ (3)

..... ”جس نے اپنی تین بیٹیوں کی پرورش کی وہ جنت میں جائے گا اور اسے راہِ خدا میں اُس جہاد کرنے والے کی مثل اجر ملے گا جس نے دورانِ جہاد روزے رکھے اور نماز قائم کی۔“ (4) جو بیٹیوں پر رحم کرے اور ان کی کفالت کرے اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔“ (5) ”جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو داخل جنت ہوگا۔“ (6) غور تو کیجئے کہ ماں کی عظیم ذات کی وسعت کیا ہے؟ بیوی، بیٹی اور بہن کا معاشرتی کردار کیا ہے؟

ماں کی عظیم ذات کی وسعت:

سینکڑوں صفات و خصوصیات اور مجاہدات و ریاضات کی خوشبوؤں سے ماں کا خمیر تیار ہوتا ہے اور اس کی عظمت کے لیے ایک ہی جملہ کافی ہے کہ ”ماں کے قدموں میں

①..... جمع الجوامع، حدیث: ۱۱۱۲۲۔

②..... کنز العمال، حدیث: ۳۴۹۳۳۔

③..... مسند احمد، حدیث: ۷۹۰۷۔

④..... الترغیب والترہیب، ج ۳، ص ۴۶، حدیث ۲۶۔

⑤..... مجمع الزوائد، حدیث: ۱۳۳۹۱۔

⑥..... جامع ترمذی، ج ۳، ص ۳۶۶، حدیث: ۱۹۱۹۔

جنت ہے۔“ لیکن ماں کی عظمت و رفعت، کائنات پر سایہ کناں آسمان کی وسعتوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ ماں کے پیروں کی دھول میں بھی پھول اُگتے ہیں۔ ماں ایسی مہکتی کیاری ہے جس میں ممتا اور محبت کی کلیاں مسکراتی ہیں۔ ماں ایسی روشنی ہے جس میں تپش نہیں ہوتی۔ ماں ایک تابندہ ستارہ ہے جو اندھیرے میں روشنی بکھیرتا ہے۔ ماں ایسی دیپ ہے جس کی تابندگی کے آگے زہرہ، مریخ اور ثاقب کی بھی روشنی ماند پڑ جاتی ہے۔ ماں کی نظر کرم ابر رحمت کا خوشگوار سایہ ہے۔ ماں کا دل سمندر سے بھی زیادہ گہرا ہے، جہاں پر رنج و غم چھپ جاتے ہیں۔ ماں ایک ایسا شعر ہے جس کی لے اور لوری زخموں کی چبھن کو چن لیتی ہے۔ ماں ایک ایسا چمن ہے جس کے پھولوں کی رنگت کبھی ماند نہیں پڑتی۔ ماں ایک ایسی خوشبو ہے جس کے وجود سے پوری کائنات معطر رہتی ہے۔ ماں جس کی پیشانی میں نور ہے جس کی آنکھوں میں ٹھنڈک ہے جس کی باتوں میں محبت ہے جس کے دل میں رحمت ہے جس کے ہاتھوں میں شفقت ہے جس کے پیروں میں جنت ہے جس کے آغوش میں پوری دنیا کا سکون رکھ دیا گیا ہے۔ ماں وہ عظیم ہستی ہے جس کی عظمت کا اعتراف شریعت نے اس طرح کرایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حقوق کے بعد جس ہستی کے حق کو سب سے پہلے بیان کیا گیا وہ یہی ماں ہے۔

بہت خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے والدین خصوصاً والدہ حیات ہیں اور وہ اپنی ماں کی خدمت کرتے ہیں، اُن کو نوکر نہیں بلکہ گھر کی ملکہ کا درجہ دیتے ہیں، اُن کے حکم کے آگے چوں چراں نہیں کرتے، اُن کی ایسی باتوں کو بھی برداشت کر لیتے ہیں جو طبیعت پر گراں ہوتی ہیں، دنیا شاہد ہے کہ ایسے لوگ بہت ترقی کرتے ہیں۔

بیوی کا معاشرتی کردار:

یقیناً نیک پرہیزگار بیوی اللہ عزوجل کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ ﴿نیک بیوی شوہر کی عزت کی محافظ ہے۔ ﴿نیک بیوی شوہر کے مال و اسباب اور اس کے گھر کی محافظ ہے۔ ﴿نیک بیوی شوہر کے لیے اس کی راحت کا سامان ہے۔ ﴿یہ بیوی ہی ہے جس کے ذریعے رب عزوجل نے نسل انسانی کے نظام کو وسیع فرمایا۔ ﴿معاشرے کی تعمیر و ترقی میں نیک بیوی کا کردار ناقابل فراموش ہے۔ ﴿نیک بیوی شوہر کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں معاون ہے۔ ﴿یہ نیک بیوی ہی ہے جو مشکل وقت میں شوہر کو حوصلہ دیتی ہے۔ ﴿یہ نیک بیوی ہی ہے جو اپنے ماں باپ، بھائی بہن چھوڑ کر شوہر کی خدمت کے لیے اُس کے گھر آ جاتی ہے۔ ﴿نیک بیوی شوہر کے رزق حلال کمانے میں اُس کی مددگار ہے۔ ﴿نیک بیوی جیسی عظیم ہستی کے سبب بندہ زنا جیسے فتنہ گناہ سے محفوظ رہتا ہے۔ ﴿نیک بیوی شوہر کی حق حلال کی کمائی کو صحیح مصرف میں خرچ کرتی ہے۔ ﴿بیوی کے ساتھ حسن اخلاق کے سبب شوہر عظیم ثواب کا خزانہ حاصل کرتا ہے۔ ﴿بیوی کے سبب شوہر کو اللہ عزوجل نیک صالح اولاد عطا فرماتا ہے۔ ﴿بیوی شوہر کے بچوں کی پہلی تربیت گاہ ہے۔ ﴿مشکل وقت میں بیوی ہی شوہر کا ساتھ دیتی ہے۔ ﴿بیوی شوہر کی غموں بھری زندگی میں خوشیوں کی آماج گاہ ہے۔ ﴿بیوی شوہر کی خوشیوں اور غموں کی ساتھی ہے۔ ﴿بیوی کے ساتھ شوہر کی خوشیاں دگنی اور رنج و الم آدھے ہو جاتے ہیں۔ الغرض خوشی ہو یا غم ہر جگہ شوہر کے ساتھ کھڑی ہونے والی بیوی ہی ہے۔

یقیناً عورت ہونے کے ناطے بیوی بہت غلطیاں کرتی ہے، بسا اوقات وہ ایسی

باتوں پر اڑ جاتی ہے جن کے بارے میں آپ کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، بیوی عموماً طبیعت کی مانتی ہے یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات وہ آپ کی باتوں پر توجہ نہیں کرتی، اُن پر عمل نہیں کرتی۔ لیکن نہایت ہی سمجھدار ہیں وہ شوہر جو اپنی بیوی کی غلطیوں سے درگزر کرتے ہیں، اُس کی غلطیاں دیکھ کر اُس کی اچھائیوں کو یاد کرتے ہیں، اُسے ناقص العقل تصور کرتے ہوئے عفو و درگزر سے کام لیتے ہیں، احسن انداز سے اُس کی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں، جلد بازی سے بچتے ہوئے کوئی غلط فیصلہ نہیں کرتے۔ یقیناً ایسے لوگ اپنے گھر کو امن کا گہوارہ بنانے میں کامیاب ہوتے ہیں، اپنی بیوی کا دل جیت لیتے ہیں۔ اور بہت نا سمجھ اور بے وقوف ہے وہ شوہر جو متکبرانہ انداز میں اپنی بیوی کو ملازمہ بنا کر اُس پر غیر شرعی حکم چلاتا رہتا ہے اور اُس پر بس یہی دھن سوار ہوتی ہے کہ میرے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ ہونے پائے۔ لیکن بہت ہی سمجھدار اور عقل مند ہے وہ شوہر جو اپنی بیوی کو نوکر نہیں ملکہ بنائے اور خود باشاہوں کی طرح رہے، اپنی ملکہ سے گھر کے معاملات میں مشاورت کرے، پھر اپنی سلطنت یعنی گھر کو احسن طریقے سے چلائے۔

بیٹی کا معاشرتی کردار:

❖ بیٹی خدا کا بہت بڑا انعام ہے۔ ❖ بیٹی اللہ عزوجل کی رحمت ہے۔ ❖ بیٹیوں جیسی رحمت ہر گھر کا مقدر نہیں ہوا کرتی۔ ❖ ایک بیٹی ہی تو ہے جو ماں باپ کے دکھ درد میں سائے کی طرح شریک رہتی ہے۔ ❖ ایک بیٹی ہی ہے جو ماں کے اشکوں میں ڈوب جاتی ہے۔ ❖ ایک بیٹی ہی ہے جو اپنے باپ کی مجبوریوں کو سمجھ کر اپنی خواہشوں کی زبان کاٹ دیتی ہے۔ ❖ بیٹی عزت کی مشعل ہے جو اسے بجھا دیتا ہے وہ کبھی معزز نہیں ہو

سکتا۔ ❀ بیٹی تمام اولاد میں سب سے زیادہ والدین سے محبت کرنے والی ہوتی ہے۔
 ❀ جن کی بیٹیاں ہوتی ہیں وہ والدین نہایت ہی شرم و حیا والے ہوتے ہیں۔ ❀ بیٹی کے
 آنسو والدین کے غموں کا مداوا ہیں۔ ❀ بیٹی والدین کے بڑھاپے میں اُن کا عظیم سہارا
 ثابت ہوتی ہیں۔ ❀ یہ بیٹیاں ہی ہیں جو گھروں کو بساتی ہیں۔ ❀ بیٹی دل کی بہت نازک
 ہوتی ہے، یہ اپنے والدین کو بھی مشفق و مہربان کر دیتی ہے۔ ❀ بیٹیاں پرانی نہیں بلکہ اپنی
 ہوتی ہیں اگرچہ وہ بہو کی صورت میں کیوں نہ ہوں۔ ❀ بیٹی وہ مہکتا پھول ہے جو سدا بہار
 خوشبوئیں لٹاتا رہتا ہے۔

کتنی خوش نصیب ہے وہ باپ! جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کم از کم ایک بیٹی سے نوازا، اُس
 نے اپنی بیٹی کی نیک اور دینی تربیت کی، قرآن کی تعلیم دی، حدیث کی تعلیم دی، اس کے
 دیگر حقوق ادا کیے، ایسے شخص کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں اجر عظیم ہے۔ کتنی خوش
 نصیب ہے وہ ماں! جس نے اپنی بیٹی کی تربیت میں کوئی کسر نہ چھوڑی، اسے گھرداری
 کے معاملات بھی سکھائے، اسے معاشرے میں رہنا سکھایا، اسے باپ کی محبت سکھائی،
 اسے بھائیوں پر شفقت سکھائی، اسے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا سکھایا۔ یقیناً
 ایسی عظیم مائیں معاشرے کی فلاح و بہبود میں ناقابل فراموش کردار ادا کرتی ہیں۔

بہن کا معاشرتی کردار:

❀ بہن گھر میں ماں کی نائب ہوتی ہے۔ ❀ والدین کے بعد گھر میں بہن ہی ہے
 جو بھائی کا احساس کرتی ہے۔ ❀ یہ بہن ہی تو ہے جو اپنے بھائی کے مقدر کے لیے ہمیشہ
 دعا گورہتی ہے۔ ❀ بہن سے اپنے بھائی کا دکھ دیکھا نہیں جاتا۔ ❀ یہ بہن ہی ہے جو صبح

بھائی سے لڑائی کرے گی تو شام کو اسی کا انتظار کرے گا۔ * بہن اپنے بھائی کی خوشیوں میں اپنی خوشی تلاش کرتی ہے۔ * یہ بہن ہی ہے جو بھائی کی خوشی کو اپنی خوشی پر ترجیح دیتی ہے۔ * بہن ماں کے فرائض کو اپنے فرائض تسلیم کرتی ہے۔ * بہن ماں کی غیر موجودگی میں گھر والوں کو احساس تک نہیں ہونے دیتی۔ * یہ بہن ہی ہے جو شادی کے بعد بھی بھائی کے لیے بہن ہی رہتی ہے۔ * بہن بھائی کے غموں کو خود سہہ لیتی ہے۔

کتنے عظیم ہیں وہ بھائی! جو اپنی بہنوں کی قدر کرتے ہیں، اُن پر ظلم و ستم کرنے کے بجائے شفقت و محبت سے پیش آتے ہیں، دل آزاری کی بجائے اُن کی دل جوئی کرتے ہیں، اُن کی جائز خواہشات کو پورا کرتے ہیں، یقیناً ایسے بھائی اپنے بہنوں کے دلوں میں بستے ہیں، وہ چاہے دنیا میں کہیں بھی رہیں، اُن کی بہنوں کی دعائیں اُن کا پیچھا کبھی نہیں چھوڑتیں۔

خدارا ایسا نہ کیجئے۔۔۔:

خدارا ایسا نہ کیجئے! ماں، بیوی، بیٹی اور بہن کی عظمت کو سمجھئے، انہیں گھر کا نوکر نہ بنائیے، اُن پر نوکروں کی طرح حکم مت چلائیے، اس انداز میں کوئی بھلائی نہیں ہے، ہر بات کو غصے میں کرنے کی بجائے پیار بھرے انداز میں بھی کیا جاسکتا ہے، آپ کا تھوڑا سا غصہ پورے گھر کے سکون کو تباہ و برباد کر سکتا ہے۔ مجھے اس بات کا اندازہ ہے کہ جس طرح پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں اسی طرح ہر ماں، ہر بیوی، ہر بیٹی اور ہر بہن بھی برابر نہیں ہوتی۔ لیکن سمجھدار وہی ہے جو آخری حد تک خامیوں کو نظر انداز کرے، احسن طریقے سے اصلاح کی کوشش کرے، یہ ذہن بنائے کہ جہاں اس میں اتنی خامیاں

ہیں، وہاں کچھ خوبیاں بھی تو ہیں، اُن کی غلطیوں کی پکڑ سے پہلے اپنی ذات پر غور کرے،
 اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت ایک بہترین معاشرے کے قیام میں مدد ملے گی۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
 ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

میری اس مختصر تحریر کو پڑھ کر اگر ایک شخص نے بھی اپنے رویے میں تبدیلی پیدا کر لی
 یا اس کا ذہن بن گیا کہ ”اب میں اپنے گھر کی خواتین کو نوکر سمجھ کر حکم نہیں چلاؤں گا، اپنی
 عزت نفس کے ساتھ ساتھ اُن کی عزت نفس کا بھی خوب خیال رکھوں گا، سختی کی بجائے
 نرمی سے کام لوں گا اُن کی غلطیوں کی احسن طریقے سے اصلاح کروں گا۔“ تو میں
 سمجھوں گا کہ میری تحریر رائیگاں نہیں گئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے والدین، خصوصاً اپنی
 والدہ کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، زوجہ، بیٹی، بہن، گھر کی تمام خواتین
 بلکہ دیگر تمام رشتہ داروں کے ساتھ بھی نرمی سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ابو فرائد محمد اعجاز عطاری المدنی عفی عنہ

تاریخ: ۸ ذیقعدہ ۱۴۳۵ ہجری 03122711788